رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

بدر

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸۔

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کیلئے محکمہ ریلوے کی طرف سے سہولتیں

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوگا۔ چونکہ اس موقعہ پر احباب نہایت کثرت سے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آتے ہیں اسلئے ان کے آنے جانے میں سہولت پیدا کرنے کیلئے محکمہ ریلوے نے بٹالہ اور قادیان اور امرتسر اور قادیان کے درمیان ۲۵ ۲۶ دسمبر کو مندرجہ ذیل سپیشل گاڑیاں چلانے کا انتظام کیا ہے۔

قادیان آنے کی گاڑیاں

پہلی گاڑی۔ ۲ بجے رات بٹالہ سے روانہ ہوگی۔ اور ۲ بجکر ۵۰ منٹ پر قادیان پہنچ جائیگی۔ جس میں رات کی گاڑی سے اُترنے والے اصحاب سوار ہوسکیں گے۔

دوسری گاڑی۔ صبح ۷ بجکر ۳۵ منٹ پر بٹالہ سے روانہ ہوگی۔ ۸ بجکر ۲۵ منٹ پر قادیان پہنچ جائیگی۔

تیسری گاڑی۔ امرتسر سے ۱۲ بجکر ۴۵ منٹ (بعد دوپہر) روانہ ہوکر ۱۲ بجکر ۵۵ منٹ پر دیر کا پہنچے گی۔ وہاں سے ایک بجکر ۴ منٹ پر روانہ ہوکر ایک بجکر ۴۷ منٹ پر بٹالہ پہنچے گی۔ بٹالہ سے ۱ بجکر ۵۷ منٹ پر روانہ ہوکر ۲ بجکر ۷ منٹ پر قادیان پہنچ جائے گی۔

قادیان سے واپسی کی گاڑیاں

۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کو قادیان سے واپسی کی مندرجہ ذیل سپیشل گاڑیاں چلائی جائیں گی۔

پہلی گاڑی۔ قادیان سے ۱۰ بجے (شب) روانہ ہوکر ۱۰ بجکر ۳۱ منٹ پر بٹالہ پہنچے گی۔ وہاں سے ۱۰ بجکر ۴۱ منٹ پر روانہ ہوکر ۱۱ بجکر ۲ منٹ پر رات دیر کا پہنچے گی۔ دیر کا سے ۱۱ بجکر ۲۹ منٹ پر روانہ ہوکر ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر امرت سر پہنچ جائے گی۔

دوسری گاڑی۔ قادیان سے ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ پر (بعد دوپہر) روانہ ہوکر ۱۲ بجکر ۳۸ منٹ پر بٹالہ پہنچے گی۔ بٹالہ سے ۱۲ بجکر ۴۸ منٹ پر روانہ ہوکر ایک بجکر ۲۶ منٹ پر دیر کا پہنچے گی۔ اور دیر کا سے ایک بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہوکر ایک بجکر ۵۱ منٹ پر امرتسر پہنچ جائے گی۔

تیسری گاڑی۔ قادیان سے ایک بجکر ۱۰ منٹ (بعد دوپہر) پر روانہ ہوکر ایک بجکر ۳۸ منٹ پر بٹالہ اور ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر دیر کا پہنچ جائے گی۔ دیر کا سے ۲ بجکر ۳۲ منٹ پر روانہ ہوکر ۲ بجکر ۴۳ منٹ پر امرت سر پہنچے گی۔ اور امرتسر سے ۲ بجکر ۵۳ منٹ پر روانہ ہوکر ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر لاہور پہنچ جائے گی۔

یاد رہے کہ آمد اور واپسی کی مندرجہ بالا گاڑیاں ان گاڑیوں کے علاوہ ہیں جو حسب معمول لاہور اور قادیان۔ امرتسر اور قادیان۔ اور بٹالہ اور قادیان کے درمیان چلتی ہیں۔ نیز اگر کسی وقت ایک کافی تعداد مسافروں کی ان اوقات کے علاوہ امرت سر یا بٹالہ میں جمع ہو جائے۔ تو ان کے لئے بھی خاص ٹرین انشاء اللہ چلا دی جائے گی۔ اس کے لئے سٹیشن ماسٹر صاحب کو کہنا ضروری ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء نمبر ۳۴

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک کشف

اور

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری احراری کی گرفتاری و سزا

مندرجہ ذیل مضمون سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رقم فرمایا۔ اور تحریک جدید کے انچارج نے اس کو پوسٹر و ٹریکٹ کی صورت میں طبع کرا کر تقسیم کیا ہے (ایڈیٹر)

زندہ خدا زندہ نشان

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْطَفُوْا عَرَضَکَ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔

لوگ چاہتے ہیں کہ تیرے نور کو بجھا دیں۔ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ تیرے ساز و سامان کو اُچک کر لے جائیں۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تینتیس سال پہلے ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو بانی سلسلہ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔ وہ دن جاتا ہے اور آج کا دن آتا ہے متواتر دنیا کے لوگوں نے خدا تعالیٰ کے نور کو بجھانے کی کوشش کی اور اس متاعِ روحانی کو لوٹنے کی کوشش کی۔ جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ مگر ان تمام بدخواہوں اور دشمنوں کے حصہ میں صرف ناکامی اور نامرادی آئی۔ اور ہر شورش جو دشمن نے اُٹھائی اسی کے نیچے سے رحمت الٰہی کے بادل جھومتے ہوئے آموجود ہوئے۔ اور ہر فتنہ جو معاندین نے برپا کیا اُسی کے نیچے سے اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا خزانہ نمودار ہوا۔ غرض مثنوی رومیؒ کے قول کے مطابق کہ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند ۔۔۔ زیر آں گنجِ کرم بنہادہ اند

ہر ابتلا احمدیت کے لئے رحمت بن گیا۔ اور ہر حملہ اس کی ترقی کے لئے کھاد بن گیا۔ اور کوئی دن نہیں چڑھتا کہ جس میں احمدیت کا قدم پہلے کی نسبت آگے نہیں پڑتا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

انہی حملوں میں سے جو نصف صدی سے احمدیت پر ہوتے چلے آرہے ہیں۔ ایک حملہ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ اور اس دفعہ ایک جماعت جتھے اور طاقت کے ساتھ خود احمدیت کے مرکز پر حملہ آور ہوئی۔ اور اخلاق و شرافت کے معیار کو بھلا کر ایسے ایسے گندے حملے کئے گئے کہ شرافت نے سر پیٹ لیا۔ اور انسانیت نے شرم سے اپنا منہ دامن میں چھپا لیا۔ مگر دشمن خوش تھا کہ اس نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اور نازاں تھا کہ ہنسی، تمسخر اور گالیوں کے ذریعہ سے اس نے احمدیت کی عزت کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اس وقت سے پہلے دشمنانِ احمدیت سلسلہ احمدیہ کے خلاف یہ اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ یہ لوگ سیاست سے الگ رہتے ہیں۔ اور بزدل اور کمزور ہیں۔ اسی دن حملہ کی شکل بدل دی گئی اور یہ کہا گیا۔ کہ احمدی اصل میں حکومت کے مخالف ہیں اور حکومت کے مقابل پر ایک اور حکومت بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس مضمون پر اس قدر زور دیا گیا۔ کہ خود حکومت جس کی آنکھوں کے سامنے احمدیت کی تاریخ موجود تھی دھوکہ میں آگئی۔ اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب جو اس احرار کانفرنس کے صدر تھے۔ ان پر حکومت نے جو مقدمہ کیا۔ وہ ہر سمجھدار انسان کی نظر میں مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کے خلاف مقدمہ نہ تھا۔ بلکہ احمدیت کے خلاف مقدمہ تھا۔ چنانچہ اس مقدمہ کے دوران میں صدر انجمن احمدیہ کے ریکارڈ منگوائے گئے۔ مجھے کہ امام جماعت احمدیہ کا ہوں عدالت میں گواہی کے لئے بلوا کر تین دن طویل جرح کا نشانہ بنایا گیا۔ سلسلہ احمدیہ کے دوسرے کارکنوں کو بلا کر لمبی لمبی جرحیں کی گئیں۔ اور ہر منصف مزاج نے تسلیم کیا کہ یہ مقدمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت نے مولوی عطاء اللہ صاحب کے خلاف نہیں کیا۔ بلکہ احمدیت کے خلاف کیا ہے۔ آخر جب مقصد حاصل ہوگیا۔ اور بزعم خود احمدیت کے راز ہائے سربستہ کو حکومت اور احرار باہم ملکر افشا کر چکے۔ تو مقدمہ کا فیصلہ ہوا۔ عدالت ماتحت نے مولوی صاحب کو چھ ماہ کی سزا دی۔ لیکن فیصلہ کے ساتھ ہی بلا توقف ضمانت منظور کر لی گئی۔ پھر جب عدالت اپیل کے سامنے مقدمہ پیش ہوا۔ تو اس نے فیصلہ میں مولوی عطاء اللہ صاحب کو چھوڑ کر احمدیت پر فرد جرم لگا دیا۔ اور مولوی صاحب کو اندازاً پندرہ منٹ تک اپنی صحبت میں بیٹھنے کی سزا دی۔ یہ فیصلہ کیا تھا۔ اکتوبر ۳۴ء کی احرار کانفرنس کا زیادہ بھیانک الفاظ میں خلاصہ تھا۔ اس کی کارروائی کی صحت پر مہر تصدیق تھا۔ اور اس امر کا اظہار تھا۔ کہ احمدیہ جماعت درحقیقت حکومت میں ایک حکومت ہے۔ اور ملک کے امن کے لئے خطرہ احرار نے اس فیصلہ کو پڑھا۔ اور اپنی دی ہوئی گالیاں عدالت کی قسم سے سن کر جامے میں پھولے نہ سمائے۔ انہوں نے اس فیصلہ کو لاکھوں کی تعداد میں مختلف زبانوں میں دنیا میں شائع کیا۔ اور سمجھے کہ ہم نے ایک طرف حکومت اور احمدی جماعت کے تعلقات کو بگاڑ دیا ہے تو دوسری طرف تعلیم یافتہ طبقہ کو اس فیصلہ کے ذریعہ سے احمدیت سے بدظن کر دیا ہے۔ مگر انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ!

انسان ایک سازش کرتا ہے۔ مگر خدا کی تقدیر اسے مٹانے کی تیاریاں کر رہی ہوتی ہے۔ جب احرار اپنی کامیابی پر خوش ہو رہے تھے۔ وہ خیر الماکرین خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے۔ دشمن کے ہاتھوں ہی سے آپ کی سچائی کے ثبوت کے لئے ایک زبردست گواہی تیار کروا رہا تھا۔ سچ ہے۔ کہ جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔

احرار کی ذلت کیلئے خدا تعالیٰ کی تدبیر

احرار اس خوشی میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ کہ اچانک شہید گنج کا واقعہ ہوگیا۔ احرار نے جمہور مسلمانوں کا اس مسئلہ میں ساتھ نہ دیا۔ اور مسلمانوں کو اپنے دفتر کے سامنے گولیاں کھاتے ہوئے دیکھ کر ان کی راہ نمائی کے لئے قدم نہ اٹھایا۔ بس پھر کیا تھا۔ ان کی حقیقت کے رخ پر سے نقاب اٹھ گئی۔ اور مسلمانوں نے انہیں ان کے اصلی روپ میں دیکھ کر اس قدر اظہار نفرت کیا۔ کہ تاریخ شاید ایسی شدید نفرت کی دوسری مثال پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔

احرار کا دوبارہ حملہ

جب احرار نے دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی حقیقت کو ظاہر کر کے انہیں مسلمانوں کی نظروں میں گرا دیا ہے۔ تو انہوں نے ایسی راہیں تلاش کرنی شروع کیں۔ کہ جن پر چلکر وہ اس مصیبت سے نجات حاصل کر سکیں۔ آخر یہی فیصلہ کیا۔ کہ سب سے آسان اور سب سے نافع ترین یہی بات ہے۔ کہ احمدیت پر پھر سے ایک حملہ کر دیا جائے۔ چنانچہ دوسرے مسلمان تو اپنے جلسوں میں احرار کی غداری پر اظہار نفرت کر رہے تھے۔ اور احرار جگہ بہ جگہ جلسے کر کے یہ شور مچا رہے تھے۔ کہ مسجد شہید گنج کا پیچھا چھوڑو۔ اصل کام احمدیت کی مخالفت ہے۔ اس کی طرف توجہ کرو۔ اور روز نئے نئے الزام تراش کر لوگوں میں مشہور کر رہے تھے۔ ان الزامات میں سے دو الزام یہ تھے کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اور آپ کے (فداہ نفسی وروحی) درجہ کو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے درجہ سے نعوذ باللہ من ذالک ادنیٰ سمجھتے ہیں۔ اور قادیان کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے افضل خیال کرتے ہیں۔

احرار کو مباہلہ کا چیلنج!

اس جھوٹ اور افترا کی انہوں نے اس قدر اشاعت کی۔ کہ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس کی تردید کر دوں۔ کیونکہ گو یہ دونوں باتیں بالبداہت غلط اور احرار کے مفتریات میں سے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض ناواقف لوگوں کو دھوکہ لگنے کا امکان ہو سکتا تھا۔ میں نے جہاں ان اعتراضات کی تردید کی۔ وہاں یہ بھی شائع کیا۔ کہ اگر احرار کو اس الزام پر اصرار ہے تو وہ مجھ سے لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کر لیں۔ اور دونوں فریق پانچ پانچ سو یا ہزار ہزار آدمی جیسا بھی فیصلہ ہو۔ ہمراہ لائیں اور تصفیہ شرائط کے بعد تاریخ مقرر کی جائے۔

احرار کی بہانہ سازی

احرار نے جب میرا یہ اعلان پڑھا۔ تو سمجھے کہ اب اس ذریعہ سے ہم مسلمانوں میں جوش پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر چونکہ حکومت نے فساد کے خوف سے احرار کے لئے اس سال قادیان میں کانفرنس منعقد کرنا ممنوع قرار دیا ہوا تھا۔ انہوں نے مباہلہ کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے یہ شرط لگا دی کہ مباہلہ قادیان میں ہو۔ میں نے اس شرط پر اس امر کو بھی منظور کر لیا۔ کہ اگر احرار کو لاہور یا گورداسپور پر کوئی خاص اعتراض ہو۔ تو مجھے اس پر بھی اعتراض نہیں لیکن باقی شرطوں کے لئے دونوں فریق کے نمائندے اکٹھے ہو کر ایک تصفیہ کر لیں۔ اس کے پندرہ دن بعد کی کوئی تاریخ مباہلہ کے لئے مقرر کی جائے۔

چونکہ احرار کی غرض مباہلہ کرنا نہ تھی۔ بلکہ دو غرضوں میں سے ایک غرض تھی۔ یا تو یہ کہ قادیان میں حکومت ان کو جانے نہ دیگی۔ اور اس طرح مباہلہ کا پیالہ ان سے ٹل جائے گا۔ اور یا پھر یہ کہ اس بہانہ سے وہ قادیان جا کر کانفرنس کر سکیں گے۔ اور اس طرح لوگوں میں فخر کر سکیں گے۔ کہ دیکھو باوجود حکومت کے روکنے کے ہم کانفرنس کر آئے ہیں۔

میں نے جب بار بار تصفیہ شرائط پر زور دیا۔ تو بجائے شرائط کا تصفیہ کرنے کے مظہر علی صاحب اظہر کی طرف سے میرے نام تار آ گئی۔ کہ احرار مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ ۲۳ر نومبر کو وہ قادیان مباہلہ کے لئے آ جائیں گے۔ اس پر جماعت احمدیہ کے سکرٹری نے انہیں جواب لکھا۔ کہ آپ نے شرائط کا تصفیہ تو کیا نہیں۔ اس اعلان سے کیا مطلب ہے۔ اس کا جواب سکرٹری کو تو کوئی نہ دیا گیا۔ لیکن اخبارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں شور مچا دیا گیا۔ کہ ہمیں سب شرائط منظور ہیں۔ لیکن ساتھ ہی جو مضامین اس بارہ میں احرار کی طرف سے شائع ہوئے۔ ان میں قریباً ہر شرط کو رد کر دیا گیا۔ مثلاً میری شرط تھی۔ کہ پانچسو یا ہزار آدمی مباہلہ میں شامل ہوں۔ اس کے متعلق لکھا گیا۔ کہ آپ جتنے چاہیں آدمی لائیں۔ ہم آپ کو مجبور نہیں کرتے۔ باقی رہا ہمارا معاملہ سو ہم آپ کی شرط کے پابند نہیں۔ ہم تو ہزارہا آدمی ساتھ لائیں گے۔ بلکہ مزید برآں یہ شرط بھی ہوگی۔ کہ جو مباہلہ میں شامل نہ ہوں۔ دیکھنے کے لئے آئیں۔ ان کو بھی مباہلہ دیکھنے سے روکا نہ جائے۔

اِن اعلانات سے صاف ظاہر تھا۔ کہ مباہلہ نہیں۔ بلکہ احرار ایک دنگل کرنا چاہتے ہیں۔ پس میں نے اعلان کر دیا۔ کہ یا تو احرار شرائط طے کر کے فقط پانچ سو یا ہزار آدمی اپنے لائیں۔ اور قادیان میں مباہلہ کر لیں۔ ورنہ قادیان سے باہر لاہور یا گورداسپور میں مباہلہ کریں۔ کیونکہ قادیان کو ہم فساد کی جگہ نہیں بنانا چاہتے۔

احرار کی طرف سے قربانی کا بکرا

اس میرے اعلان کا احرار نے کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن اعلان پر اعلان کرنا شروع کر دیا۔ کہ مسلمان کثیر تعداد میں قادیان ۲۲ر نومبر کو پہنچ جائیں۔ اس پر حکومت نے کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت احرار لیڈروں کو قادیان جانے سے روک دیا۔ اور احرار جو حکومت کا تختہ الٹنے کی ڈینگیں ہمیشہ مارا کرتے ہیں۔ خاموش ہو کر بیٹھ رہے۔ اور آخر سوچ کر یہ عذر تراشا کہ ہم لوگ ۲۰ر دسمبر کو قادیان میں جمعہ پڑھنے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ محض ایک عذر تھا۔ ورنہ قادیان میں جمعہ کی کوئی خاص وجہ احرار کے لئے نہ تھی۔ اور پھر ایسے لیڈروں کے لئے جن میں سے بعض نماز کے ترک کے لئے مشہور ہیں۔ اس لئے حکومت نے جمعہ سے روکنے کے لئے نہیں بلکہ فساد سے روکنے کے لئے احرار کو پھر نوٹس دے دیئے۔ باقی احرار تو خاموش ہو گئے۔ لیکن قربانی کے بکرے کے طور پر مولوی عطاء اللہ صاحب کو انہوں نے پیش کر دیا۔ انہوں نے حکومت کے حکم کی نافرمانی کی اور قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ جس پر حکومت نے قانون شکنی کے ارتکاب کے بعد انہیں ۶ر دسمبر کو گرفتار کر کے گورداسپور پہنچا دیا۔ جہاں ۷ر دسمبر کو ان کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور بقول چوہدری عبدالحق صاحب **چٹ میری منگنی پٹ میرا بیاہ کے مقولہ کے مطابق مجسٹریٹ نے ان کو چار ماہ قید کی سزا دیدی۔**

اور باقی احراری لیڈر جو شہید گنج کی شورش کے وقت یہ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ ہم تو اس لئے خاموش ہیں۔ کہ اس کام میں مسلمانوں کا نقصان ہے ورنہ جان دینے سے تو ہم نہیں ڈرتے۔ خاموشی سے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے۔

مولوی عطاء اللہ کی زندگی میں دو تغیر

اے دوستو! اس طرح پورے ایک سال میں مولوی عطاء اللہ صاحب کی زندگی میں دو تغیر پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں انہوں نے قادیان آ کر بانی سلسلہ احمدیہ کی عزت پر حملہ کیا۔ اور اس حد تک کامیابی حاصل کی۔ کہ حکومت اور جماعت احمدیہ کے تعلقات کو بگاڑ دیا۔ پھر ۱۹۳۵ء میں انہوں نے دوبارہ حملہ کیا۔ لیکن اس دفعہ ان کی غرض حکومت اور احمدیہ جماعت کے تعلقات کو بگاڑنا نہ تھی۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی بگڑ چکے تھے۔ نیز اس دفعہ حکومت ان کے قادیان آنے کے خود خلاف تھی۔

احرار کے دوسرے حملہ کی غرض

پس اس دفعہ آنے کی غرض یہ تھی۔ کہ ایسی صورت حالات پیدا کر دیں۔ کہ جس سے مسلمانوں میں احمدیت کے خلاف اشتعال پیدا ہو کر احمدیت مسلمانوں کی نگاہوں میں ذلیل ہو۔ اور شہید گنج کی وجہ سے کھویا ہوا وقار پھر احرار کو حاصل ہو جائے۔ گویا پہلے حملہ میں ان کا بڑا مقصد حکام کے دلوں میں اشتعال پیدا کرنا تھا۔ اور اس دفعہ کا بڑا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں اشتعال پیدا کرنا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس حملہ کو ناکام کر دیا۔ اور وہ گرفتار ہو کر عدالت گورداسپور میں پیش ہوئے۔ اور وہاں انہیں جاتے ہی چار ماہ کی قید کا حکم مل گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

دیکھنے میں یہ واقعات معمولی معلوم ہوتے ہیں اور کوئی عجیب بات ان میں نظر نہیں آتی۔ لیکن درحقیقت ان میں بہت بڑا نشان ہے۔ اور سوچنے والوں کے لئے بانی سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت۔ اس نشان کو ذہن نشین کرانے کے لئے میں پھر احباب کو ۳۳ سال پہلے کے زمانہ کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ ۳۳ سال ہوئے۔ نومبر کے ہی مہینہ میں کہ جس میں مباہلہ کے نام پر جمع ہونے کے لئے احرار نے اعلان کیا تھا۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے مندرجہ ذیل کشف دیکھا۔ جو اخبار بدر ۱۹۰۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

"ایک مقام پر میں کھڑا ہوں۔ تو ایک شخص آ کر چیل کی طرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا۔ پھر دوسری بار حملہ کر کے آیا۔ کہ میرا عمامہ لے جائے مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں۔ کہ یہ نہیں لے جا سکتا۔ اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اسے پکڑ لیا۔ مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا۔ کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں ہے۔ اتنے میں ایک اور شخص آ گیا جو قادیان کا رہنے والا تھا۔ اس نے بھی اسے پکڑ لیا میں جانتا تھا۔ کہ موخرالذکر ایک مومن متقی ہے۔ پھر اسے عدالت میں لے گئے۔ **تو حاکم نے اسے جاتے ہی ۴ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے دیا" (البدر جلد اول ۵۶ و ۶ مورخہ ۱۳۲۱ھ)

اے دوستو! یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ اس کشف سے ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دو حملے کرے گا۔ پہلے حملہ میں وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اور ٹوپی لے جائے گا۔ دوسرے حملہ میں وہ عمامہ لے جانا چاہے گا۔ لیکن اس میں وہ کامیاب نہ ہوگا۔ اور پہلے اسے ایک غیر مومن دبلا پتلا شخص پکڑانا چاہیگا۔ مگر اس کی نیت پکڑانے کی نہ ہوگی۔ مگر پھر قادیان کا ایک شخص جو مومن متقی ہوگا۔ اسے پکڑے گا۔ اس کے بعد وہ دوسری دفعہ حملہ کر کے آنے والا شخص عدالت میں لے جایا جائے گا۔ اور وہاں جاتے ہی اسے ۴ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کی سزا دے دی جائے گی۔

ٹوپی اور عمامہ کی تعبیر!

آؤ۔ اب ہم دیکھیں۔ کہ تعبیر کی کتابوں میں ٹوپی اور عمامہ کی کیا تعبیر ہے۔ تاکہ خواب کا مضمون ہمارے لئے اور بھی واضح ہو جائے۔ پہلے ہم ٹوپی کو لیتے ہیں۔ ٹوپی کی تعبیر حضرت محمد بن سیرین جو ایک اعلےٰ درجہ کے تابعی تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقرب صحابی حضرت ابوہریرہ کے داماد تھے۔ لکھتے ہیں۔ وَضْعُهَا عَلَى الرَّأْسِ ..... قُوَّةٌ لِرَئِيسِهِ وَنَزْعُهَا مُفَارَقَةٌ لِرَئِيسِهِ۔ یعنی ٹوپی کی تعبیروں میں سے ایک تعبیر یہ ہے۔ کہ اگر خواب میں دیکھے کہ کسی نے ٹوپی سر پر رکھی ہے۔ تو اس کے حاکم کو قوت و طاقت حاصل ہوگی۔ اور اگر دیکھے کہ کسی نے اس کے سر پر سے ٹوپی اُتار لی ہے تو حاکم وقت سے اس کی علیحدگی ہو جائیگی۔

پھر لکھتے ہیں۔

وَإِنْ نَزَعَ مِنْ رَأْسِهِ شَابٌّ مَجْهُولٌ أَوْ سُلْطَانٌ مَجْهُولٌ فَهُوَ مَوْتُ رَئِيسِهِ وَفِرَاقُ مَا بَيْنَهُمَا بِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ۔

یعنے اگر دیکھے۔ کہ کسی غیر معروف نوجوان نے یا کسی غیر معروف بادشاہ نے اس کے سر پر سے ٹوپی اُتار لی ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ یا تو اس کا بادشاہ مر جائے گا۔ اور یا اس کے اور اس کے حاکم کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔ خواہ موت کے ذریعہ سے خواہ زندگی میں ہی دوسرے اسباب کی وجہ سے یعنی تفرقہ وغیرہ سے۔

عمامہ کی تعبیر میں یہی امام محمد بن سیرین تابعی لکھتے ہیں۔ وَالْعَمَائِمُ تِيجَانُ الْعَرَبِ .... وَهِيَ قُوَّةُ الرَّجُلِ وَنَاجِيَهُ وَوِلَايَتُهُ

یعنے پگڑیاں عربوں کا تاج کہلاتی ہیں۔ اور ان سے مراد آدمی کی قوت اور اس کی بادشاہت اور حکومت ہوتی ہے۔ (تعبیر نامہ حضرت محمد بن سیرین برحاشیہ کتاب تعطیر الانام جلد اول صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴)

حضرت مسیح موعودؑ کے کشف کی تعبیر

ان تعبیروں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواب کی تعبیر یوں ہوگی۔ کہ ایک شخص آپ پر حملہ کرے گا۔ اور آپ کے اور حکام کے تعلقات کے بگاڑنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ حملہ کرے گا۔ اور اس دفعہ اس کی غرض یہ ہوگی۔ کہ وہ احمدیت کی طاقت کو مٹا دے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوگا۔ اس کے حملہ کے وقت پہلے ایک غیر مسلم شخص جو چھریرے بدن کا ہوگا۔ اُسے روکنا چاہے گا۔ لیکن اصل میں اس کی نیت اس کے روکنے کی نہ ہوگی۔ بلکہ وہ دل میں کہتا ہوگا۔ کہ اگر اس کام سے میں آزاد ہی رہوں۔ تو اچھا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر قادیان کا ایک آدمی جو مومن اور متقی ہوگا۔ وہ بھی اس حملہ آور کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے گا۔ اور اس کے آگے بڑھنے سے اس پہلے شخص کو بھی اچھی طرح پکڑانا پڑے گا۔ اور آخر اس حملہ آور کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور بجائے بلے مقدمہ کے اور مہینوں کی پیشیوں کے عام مقدمات کے دستور کے خلاف سرسری تحقیقات کے بعد جاتے ہی اس شخص کو چار یا چھ یا نو ماہ (حضرت مسیح علیہ السلام کو رویا کا یہ حصہ بھول گیا۔ کہ ان تینوں مدتوں میں سے کونسی مدت کی سزا ملی) قید کی سزا دے دی جائے گی۔

کشف نہایت صفائی سے پورا ہوا

اب دیکھو یہ تینتیس سال پہلے کا کشف اس زمانہ میں آکر کس صفائی اور وضاحت سے پورا ہوا ہے۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ حکومت جماعت احمدیہ کا امتحان کر لینے کے بعد اور اس امر کا یقین کر لینے کے بعد کہ یہ جماعت فتنوں اور فسادوں سے بچتی ہے۔ ایک لسان لیکچرار کی کوشش سے اس وہم میں دوبارہ مبتلاء ہو جائے گی۔ کہ شاید یہ جماعت اپنی حکومت قائم کر رہی ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ اور حکومت میں تفرقہ اور جدائی پیدا ہو جائے گی۔ پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ ۱۹۳۴ء کے پہلے حملہ کے بعد دوبارہ حملہ پہلے حملہ سے مختلف حالات میں ہوگا۔ اور اس دفعہ وہی شخص حکومت اور احمدیوں میں تفرقہ ڈالوانے کے لئے نہیں بلکہ احمدیوں کو مسلمانوں کی نگاہ میں ذلیل کرنے کے لئے اور ان کی عزت کو خاک میں ملانے کے لئے دوبارہ حملہ کرے گا۔ پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ دوسرا حملہ باوجود اس کے کہ احرار کے دوسرے لیڈر موجود تھے اور باوجود اس کے کہ پہلے سال کی کانفرنس کے حملہ آور یعنی صدر کی بیوی بیمار تھی۔ پھر اسی کے سپرد کیا جائے گا۔ اور پھر کون کہہ سکتا تھا کہ اس دوسرے حملہ کے وقت حالات ایسے ہوں گے کہ وہ حملہ قانونی جرم بھی بن جائے گا۔ اور پھر کون کہہ سکتا تھا۔ کہ اس وقت حکومت کا ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایندہ چھریرے بدن کا ہوگا۔ پھر کون کہہ سکتا تھا کہ وہ نمایندہ اس کام میں حقیقی ہمدردی نہ رکھتا ہوگا۔ اور پھر کون کہہ سکتا تھا کہ قادیان کا ایک باشندہ اس وقت آگے آئے گا۔ اور ان تمام عذرات کو جن کی وجہ سے حکومت اپنے نوٹس کو واپس لے سکتی تھی۔ توڑ دے گا۔ اور گرفتاری کو ناگزیر بنا دے گا۔ پھر بتاؤ کہ کون کہہ سکتا تھا کہ آخر جب دوبارہ حملہ کر کے آنے والے شخص کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور وہ عدالت میں حاضر کیا جائے گا۔ تو عدالت برخلاف عام عادت کے اس کے مقدمہ کی پوری سماعت کریگی۔ اور پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ کون ۱۹۰۲ء میں یہ بتا سکتا تھا۔ کہ پھر عدالت اس دوبارہ حملہ کر کے آنیوالے شخص کو جلتے ہی سزا دیدیگی۔ اور وہ سزا چار ماہ کی قید ہوگی۔

ہر مذہب کے لوگوں سے اپیل

اے وہ لوگو جو خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان خواہ عیسائی خواہ سکھ۔ دیکھو تمہارے زندہ خدا نے ایک زندہ نشان دکھایا ہے۔ اس پر غور کرو۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے ادب سے جھک جاؤ۔ کہ وہ اپنے نشانوں کے ذریعہ سے تم کو بلاتا ہے۔ تا تم کو روحانی زندگی دے اور تمہاری روحانی موت کو حیات سے بدل دے۔ دیکھو تم نے مرنے کے بعد نہ احرار کے سامنے پیش ہونا ہے۔ نہ اپنے مولویوں پنڈتوں پادریوں یا گیانیوں کے سامنے تم نے اپنے پیدا کرنے والے قادر خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ پھر تم اسے کیا جواب دوگے کہ ہم نے نشان پر نشان دیکھے مگر پھر بھی صداقت کو قبول نہ کیا۔

بانی سلسلہ احمدیہ کو دعوے کئے پچاس سال سے زائد ہو گئے۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے نشان پر نشان دکھایا ہے۔ جو ایک سے ایک زیادہ شاندار تھا۔ اسی نے سورج اور چاند کو مقررہ تاریخوں میں ان کے لئے گرہن لگایا۔ اسی نے طاعون کو ان کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان میں ظاہر کیا۔ اسی نے جاپان کو ان کی خبر کے مطابق روس پر فتح دی۔ کوریا پر قابض کیا۔ اور ایک زبردست مشرقی طاقت بنایا۔ اسی نے ان کی خبر کے مطابق زار روس کی حکومت کو تباہ کیا۔ اور زار کو بحالت زار حکومت سے علیحدہ کیا۔ اسی نے ان کی پیشگوئی کے مطابق عرب میں آزاد حکومت قائم کی۔ اور پنجاب۔ بہار اور کوئٹہ میں زلزلوں سے ان کی صداقت پر مُہر لگا دی۔ اسی نے افغانستان کے تغیرات کو ان کی وفات کے بعد ان کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر کر کے ان کے حق میں گواہی دی۔ اور آج وہ پھر ایک نشان تمہاری ہدائت کے لئے دکھاتا ہے۔ تا تم میں سے وہ لوگ جو بانی سلسلہ احمدیہ کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے پہلوں کو نشان دکھائے۔ مگر ہمیں ان سے محروم رکھا۔ دیکھو تمہارا پیدا کرنے والا وہ محبوب جس کا جلوہ دیکھنے کے لئے تمہارے آباء و اجداد حسرت کرتے ہوئے اس دنیا سے گذر گئے۔ وہ آج پھر اپنی پوری شان سے ظاہر ہوا ہے۔ تا تم کو اپنی صورت دکھائے۔ کیونکہ وہ وراء الوراء ہستی ہے۔ اور صرف اپنے نشانوں کے ذریعہ سے ہی دیکھی جا سکتی ہے ؛

دُبلے پتلے آدمی سے مراد

بعض لوگ جو حالات سے ناواقف ہیں۔ ان کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ کشف میں جو دُبلا پتلا آدمی دکھایا گیا ہے۔ اس سے مراد حکومت وقت کا کوئی نمایندہ بھی ہو سکتا ہے۔ جو دل سے احرار کے گرفتار کرنے کی تائید میں نہ تھا۔ چنانچہ واقعات سے ثابت ہے کہ جب احرار نے قادیان میں مباہلہ کے نام سے آنا چاہا۔ اور اس کے جواز کی یہ دلیل دی۔ کہ چونکہ امام جماعت احمدیہ نے خود ہم کو دعوۃ دی ہے۔ اس لئے اب ہمارے قادیان جانے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ تو گو ان کا یہ بیان غلط تھا۔ کیونکہ میں نے جو شرائط مقرر کی تھیں۔ انہوں نے ان کو پورا نہ کیا تھا۔ مگر پھر بھی حکومت کے بعض نمائندے چاہتے تھے۔ کہ اس عذر کی بناء پر اپنے پاؤں اس جھگڑے سے نکال لیں۔ لیکن اس موقعہ پر میں نے ایک تفصیلی اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں ثابت کر دیا۔ کہ احرار نے میری شرائط کے مطابق ہرگز مباہلہ کو منظور نہیں کیا۔ بلکہ خود ان کے اشتہارات سے ثابت ہے۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے نہیں بلکہ کانفرنس کے لئے آ رہے ہیں تو اس اشتہار کے بعد حکومت کا خاموش رہنا اپنے قانون کو خود توڑنے کا مترادف ہوگیا۔ اور وہ میری اس گرفت کی وجہ سے اپنے بنائے ہوئے قانون کے احترام پر مجبور ہوگئی۔ اور اس طرح گویا مولوی صاحب کی گرفتاری کا باعث ایک قادیان کا شخص ہوگیا۔ اور جو لوگ بعض عذرات کی بناء پر قدم پیچھے ہٹانا چاہتے تھے۔ ان کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ سو دبلے پتلے شخص سے حکومت کا کوئی ایسا نمایندہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جو احرار کی گرفتاری پر دل میں رضامند نہ تھا۔ لیکن اس سے علم تعبیر کے مطابق حکومت کا وہ مذبذب رویہ بھی ہو سکتا ہے۔ جو حکومت کی طرف سے میرے اس اعلان سے پہلے کہ جب تک شرائط طے نہ ہوں۔ میں ہرگز قادیان میں مباہلہ کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور یہ کہ اگر شرائط طے کئے بغیر احرار قادیان میں آئے۔ تو وہ مباہلہ کے لئے نہیں آئیں گے بلکہ اور کسی غرض کے لئے آئیں گے۔ ظاہر ہو رہا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر حملہ مراد ہے

شاید کوئی شخص یہ اعتراض کرے۔ کہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رویا میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات پر حملہ دیکھا ہے۔ اور تم جس واقعہ کا ذکر کرتے ہو۔ یہ آپ کی وفات کے بعد کا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی سنت کے مطابق خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی بعض پیشگوئیاں ان کے بعد ان کے خلفاء کے ہاتھ پر پوری ہوتی ہیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ رویا میں آپ نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں دی گئی ہیں۔ لیکن یہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ مامور کبھی کشف میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ مگر مراد اس سے اس کی جماعت ہوتی ہے۔

پیشگوئی نہایت بیّن طور پر پوری ہوئی

اب میں اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے پھر ان سب لوگوں سے جن کے ہاتھ تک میرا یہ اشتہار پہنچے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس زبردست نشان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور دیکھیں کہ کیا یہ انسانی دماغ کا اختراع ہو سکتا ہے۔ کیا کوئی بندہ اتنا عرصہ پہلے ایسی تفصیلی خبر دے سکتا ہے۔ بے شک دشمن سو قسم کے اعتراض پیدا کر لیتا ہے لوگوں نے ہر رسول کے متعلق شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور رسول تو الگ رہے خود اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہی لوگ شکوک پیدا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جتنی وضاحت اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق خدا کے فرستادوں کے کلام میں ہوتی ہے دیدۂ بینا کے لئے اس پیشگوئی میں موجود ہے۔ تعبیر کے علم سے چونکہ اکثر لوگ واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے اس کشف کے سمجھنے میں بعض لوگوں کو دقت ہوتی ہو تو ہو۔ ورنہ اگر علم تعبیر کی کتابوں سے اسکی تعبیر کر کے کسی ناواقف شخص کے سامنے یہی اس کشف کو رکھ کر دیکھا جائے تو وہ فوراً اسے مولوی عطاء اللہ صاحب کے واقعہ پر چسپاں کر دے گا۔ مثلاً ایک ایسے شخص سے جو مولوی عطاء اللہ صاحب کے حالات سے واقف ہو۔ کہو کہ ایک شخص ہے۔ جس نے ایک مذہبی سلسلہ کے مرکز میں جا کر پُرزور تقریریں کیں۔ اور اس سلسلہ کے خلاف حکومت کو اکسایا اور وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ حکومت اس سلسلہ پر بدظن ہو گئی۔ پھر دوبارہ وہ اسی جگہ پر اس لئے جانے کے لئے آمادہ ہوا۔ کہ اس سلسلہ کی مذہبی حیثیت کو ہی گرا دے۔ مگر اس دفعہ حکومت کے ایک قانون سے اس کے ارادہ کا ٹکراؤ ہو گیا۔ لیکن حکومت ابھی اپنے قانون کو استعمال کرنے سے ہچکچاتی تھی۔ کہ اتنے میں اس سلسلہ کے ایک شخص نے ان عذرات کو جن کی وجہ سے حکومت ہچکچاتی تھی۔ توڑ دیا اور حکومت نے اس باہر سے آنے والے شخص کو گرفتار کر کے عدالت کے سامنے پیش کر دیا۔ اور عدالت نے سرسری تحقیق کر کے جاتے ہی اسے چار ماہ قید کی سزا دے دی۔ اب تم بتاؤ۔ کہ یہ شخص کون ہے۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ شخص بلا اختیار بول اٹھے گا۔ کہ یہ تو مولوی عطاء اللہ صاحب کا واقعہ ہے۔ پھر ایسی واضح اور بیّن پیشگوئی کے بعد اب آپ لوگ اور کس نشان کی انتظار میں ہیں۔

احرار کی مخالفت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت بن گئی

ذرا غور تو کریں۔ کہ وہی امر جسے سلسلہ احمدیہ کی ہتک کا موجب بنایا جا رہا تھا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے کس طرح سلسلہ احمدیہ کی سچائی ثابت کرنے کا ذریعہ بنا دیا اور ایک بیّن نشان کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا گویا بالکل اسی طرح ہوا۔ جس طرح بانی سلسلہ احمدیہ کو ایک اور رویا میں دکھایا گیا تھا۔ کہ کسی شخص نے آپ کی طرف ایک سانپ بھیجا ہے۔ جسے آپ نے تلاقہ مچھلی بن گیا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ سب تحریک احرار نے سلسلہ احمدیہ کو ضعف پہنچانے کے لئے شروع کی تھی۔ گویا ایک سانپ احمدیت کو ڈسنے کیلئے بنایا گیا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہی سانپ مچھلی بن کر سلسلہ کی ترقی کا موجب اور اس کی صداقت کا ایک ثبوت بن گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اب اس کھلے نشان کو دیکھ کر بھی جو شخص پیچھے رہتا ہے۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ کیونکہ معمولی حاکموں کے احکام کو رد کرنے والا شخص بھی سزا سے نہیں بچ سکتا۔ تو جو شخص رب العالمین خدا کی دعوت کو رد کرتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہو گا۔ لیکن میرے نزدیک ہمیں سزا کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب ہمارے پیدا کرنے والے نے ہاں اس خدا نے جس کے حُسن کے مقابل پر سب حُسن ہیچ اور بے حقیقت ہیں۔ ہمیں اپنی جلوہ نمائی کے لئے بلایا ہے۔ اور ہم اس میں سستی کرتے ہیں۔ تو کیا اس عظیم الشان موقعہ کو کھو کر ہم کبھی بھی امید کر سکتے ہیں۔ کہ پھر ہم کو یہ موقعہ دیا جائے گا۔ اور ہم کبھی بھی اس کے جلال کو دیکھ سکیں گے؟

پس میں ایک طرف تو تمام دنیا کے باشندوں کو اس نشان پر غور کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دیتا ہوں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام بنی نوع انسان کو خواہ مسلمان ہوں۔ خواہ ہندو۔ خواہ سکھ۔ خواہ عیسائی سچائی قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور دنیا کی محبت اور دنیا کے خوف کو لوگوں کے دلوں سے مٹا کر اپنی محبت اور اپنا خوف بخشے۔ کہ اسی میں سب ترقی ہے۔ اور اسی میں سب عزت ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

خاکسار

میرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

(۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن

محترم ایڈیٹر صاحب اخبار فاروق سلامت۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔

واضح ہو کہ مندرج ذیل اشتہار اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ جو ماہ نومبر ۳۵ء بنگلور میں ہماری طرف سے شائع ہوا۔ کیونکہ یہاں بنگلور میں عیسائی اور احمدی اصحاب کا ایک مناظرہ ہوا۔ جس کے متعلق لاہور وغیرہ کے اخبارات میں غلط حالات درج ہو رہے ہیں۔ لہذا آپ سے التماس ہے۔ کہ اصل حالات کا انکشاف ہم اپنے اشتہار میں کر چکے ہیں۔ اور آپ اپنے اخبار میں شائع کر کے ہم کو شکریہ کا موقع دیں۔

ہم ہیں امیدوار و حاضرین جلسہ۔

سید جلال۔ میر خلیل الرحمٰن۔ عبدالحمید خان۔ بشیر احمدؓ۔ ڈاکٹر عبدالستار۔

مضمون اشتہار نقل مطابق اصل درج ذیل ہے

۶ حد ادبیت شتام

برادران شہر پر واضح ہو کہ گذشتہ جمعہ بتاریخ ۱۵ نومبر ۳۵ء بمقام لوتھرن مشن اسکول شب کے ۷ بجے ڈاکٹر ہم ہیچ درانی صاحب نے معجزات مسیح کی اہمیت پر تقریر کی تھی۔ جناب یونس سیٹھ صاحب احمدی بھی وہاں موجود تھے۔ موخر الذکر نے سرے سے مسٹر درانی صاحب کی تقریر کا رد کیا۔ تردیدی مضمون جناب مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی کی کتاب ضمیمہ انجام آتھم سے پڑھ کر سنایا۔ چونکہ درانی صاحب کی طرز تقریر ہی کچھ ایسی نکلی تھی کہ اس کے جواب میں یونس سیٹھ صاحب کی تقریر متضمن اعتراض نہایت معقول معلوم ہوئی۔ اس لئے جو غیر احمدی اصحاب وہاں موجود تھے۔ ان کے منہ سے بھی واہ نکل گئی۔ مسٹر درانی صاحب انجام آتھم کے مضمون کی تردید کرنے کے بجائے مرزا صاحبؑ کی ذاتیات پر اتر آئے۔ اس پر حاضرین نے ان کی بے عنوانی اور بے ضابطگی پر انہیں روکا۔ یا دوسرے معنوں میں ان کے دہن کو مقفل کر دیا۔ پادری صاحب تو نہایت چراغ پا ہو ہی رہے تھے۔ گھر گئے اور ایک دستی اشتہار بعنوان (رہ بنا المسیح کی شان میں دریدہ دہنی) شائع کر دیا۔ جس میں کمال نادانی سے حاضرین پر جو اس مجلس میں موجود تھے حملہ کیا ہے۔ کہ نادان مسلمانوں نے یونس سیٹھ صاحب کو ان کی دریدہ دہنی پر داد دی۔ چونکہ ہم بھی اس مجلس میں تھے۔ اس لئے انکشاف حقیقت ضروری ہوا۔ اگر حق پوچھو تو درانی صاحب کو علم سے جو ایک مبلغ کے لئے درکار ہے۔ دور کا بھی واسطہ نہیں۔

طوطی کی سی چند بولیاں سیکھ کر آنا۔

اور مسلمانوں کو نادان کہنا ان کی حماقت پر دال ہے۔ ہم یقین سے کہتے ہیں۔ کہ اس مجلس میں ایسے دانا اور ذی علم بھی تھے۔ جو درانی صاحب جیسے رنگوں مایہ پادریوں کو برسوں انجیل کا سبق دے سکتے ہیں۔

پادری صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سنی سنائی باتوں کا گراموفون ریکارڈ دانا و ذی علم نہیں کہلا سکتا۔ اگر ان میں کچھ بھی حوصلہ ہوتا۔ تو انجام آتھم کی تحریر کا بادلِ مقبولہ ازالہ کرتے نہ کہ مسلمانوں کو نادان کہکر بزعم خود اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرتے۔ افسوس ہے کہ نزع ان کے اور یونس سیٹھ صاحب کے درمیان تھا۔ اس میں مسلمانوں کو نادان کہنا پادری صاحب کی نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے بعد ہم امید کرتے ہیں۔ کہ درانی صاحب اصول مناظرہ تعرض و تعقب اور الزامی جوابات کا جو طریقہ رجال علم نے مقرر کیا ہے۔ اس کو سیکھنے کی کوشش کرینگے۔ اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق نہ بنیں گے۔ معترض کے جواب سے عاجز ہونا اور پبلک پر برس پڑنا کیا معنے۔

ہم ہیں حاضرین جلسہ

سید جلال۔ میر خلیل الرحمٰن۔ عبدالحمید خان بشیر احمدؓ۔ ڈاکٹر عبدالستار۔

ہنس روڈ سکر بنگلور

ضروری اطلاع

فاروق کا اگلا پرچہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۳۵ء بوجہ معروفیت جلسہ و تقریب سعید عید الفطر شائع نہیں ہوگا۔ تعطیل کی جائے گی: (ایڈیٹر)

نوٹس

رعائتی کتابوں نیز فاروق کی جدید خریداری پر انعامی کتب کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق جلسہ گاہ کے قریب ہی دفتر فاروق برلب سڑک میں تشریف لاکر مشکور فرمائیں: (منیجر)

فاروق خطرہ میں

جن احباب کے ذمہ فاروق کا چندہ بقایا ہے۔ اور بار بار یاددہانی وار سال وی پی کے باوجود انہیں ذرا یا۔ وہ دوست جلسہ سالانہ پر عطا کر دیں۔ اور ایک ایک جدید خریدار بھی فاروق کے لئے جلسہ سالانہ پر بلا استثناء بر موجودہ خریدار عطا فرما کر ثواب حاصل کریں: (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق کی حیات و ممات

فاروق کے سرپرستوں اور ہمدردوں کی توجہ کے قابل

فاروق کی ربع صدی کی خصوصی خدمات سلسلہ ناظرین کرام سے مخفی نہیں۔ بڑے بڑے مُنہ زور مخالفین کی سرکوبی اور بدزبان معاندین کی دنداں شکنی کی اہم اور نازک ڈیوٹی کے بجالانے میں فاروق تن من دھن سے مصروف یہ پیکار رہا ہے۔ باتوں سے نہ ماننے والے دشمن فاروق کی جارحانہ ضربات سے سرتابی کی تاب نہ لاکر بارہا علانیہ سینہ کوبی کرتے نظر آتے ہیں۔ خدا کے فضل کے ماتحت فاروق ہر میدان میں اور ہر مقابلہ میں خواہ وہ غیر احمدیوں سے ہو یا عیسائیوں سے۔ سکھوں سے ہو یا ہندوؤں سے۔ غرضیکہ بیرونی اور اندرونی معاندین اور ہر مذہب و ملت والوں کے اعتراضات اور وساوس کے اندفاع اور ازالہ کے لئے تسلی بخش اور مدلل اور مسکت اور دندان شکن مصالحہ بہم پہنچاتا رہا ہے

وقت آتا ہے کہ فاروق کے قیمتی فائل سینکڑوں ہزاروں روپیہ میں بھی میسّر نہ آئیں

مگر اس کے مقابل سرپرست قدردان دوستوں کی ناقابل بیان قلت اور غفلت کا اگر موازنہ کیا جاوے۔ تو پھر قبل از مرگ واویلا کرنے کو جی چاہتا ہے اور حیران رہ جاتا ہوں۔ کہ ایڈیٹر فاروق صاحب کسطرح باوجود سالہا سال کی کساد خریداری کے خون جگر پی کر اخبار چلا رہے ہیں۔ مجھے اگر شماتت اعدا کا خوف نہ ہوتا تو میں اس قابل شرم تعداد خریداری کو ظاہر کر دیتا۔ مگر اس قدر کہدینے سے میں نہیں رُک سکتا کہ موجودہ کساد خریداری جس کا تختۂ مشق فاروق سالہا سال سے بن رہا ہے۔ ایک اخبار کو ہمیشہ کی نیند سُلا دینے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔

پس میں اپنے دوستوں اور فاروق کے خیر خواہوں سے سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ اپنے اس جانباز اور مجاہد خادم سلسلہ اخبار کا جنازہ پڑھنے کیلئے طیار ہیں۔ جو فاروقی عہد سعادت مہد کی اسم بامسمّیٰ یادگار ہے۔ فی زمانناپریس کی طاقت مسلمہ ہے جس قوم کا پریس کمزور ہے۔ اس کی آواز کمزور ہے وہ کسی قطار شمار میں نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مخالفین کی موجودہ شدت مخالفت کے مقابلہ کیلئے پریس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنیکی فکر میں ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ولایت اور ہندوستان میں دو تین انگریزی رسائل کا اجرا کیا گیا ہے! ناظرین حالات کسقدر افسوس کا مقام ہوگا۔ کہ فاروق جیسے قدیم خادم سلسلہ اور کامیاب مجاہد اخبار کا نصیب اعدا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ فاروق اخبار کی اہمیت اور عظمت اور ہیبت اور شوکت معلوم کرنا چاہو۔ تو مولوی ثناء اللہ امرتسری اینڈ کو سے حلفیہ بیان لو۔ کہ وہ فاروق کے بند ہونے کی خبر پر شادی مرگ ہو گیا نہ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح آریہ اور سکھ اخبار بھی اس منحوس خبر کو پڑھ کر کس قدر اچھلیں کودیں گے۔

اِس لئے میری نہایت ہی مخلصانہ گذارش ہے۔ کہ احباب فرض شناسی سے کام لیں۔ فاروق نہ صرف پرانا خدمت گذار ہونے کی حیثیت سے بلکہ روز افزوں مخالفت کے تقاضے کے ماتحت احباب کی توجہ کا مستحق ہے۔ جلسہ سالانہ سر پہ ہے۔ قبل اس کے کہ محترمی ایڈیٹر صاحب فاروق اخبار فاروق کے لئے کوئی رنجدہ اعلان کریں موجودہ خریداران اخبار حصہ رسدی کے طور پہ پانچ پانچ دس دس خریدار جلسہ کے موقعہ پر مہیا کر کے ایڈیٹر صاحب فاروق کی ہمت کو قائم کریں۔ اور فاروق کو زندہ رکھنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ نہ صرف میر صاحب کی ہمت بلکہ عاجز جیسے ناچیز خادم نامہ نگاروں کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور خادم بھی انشاء اللہ العزیز پہلے سے پڑھ چڑھ کر احباب کی ضیافت طبع کے لئے اپنی روکھی سوکھی نان جویں پیش کرتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ وہ آپ ہی احباب کے دلوں میں القاء فرما کر فاروق کے قیام کیلئے تحریک فرماوے ۔ آمین

خاکسار

فخر الدین ملتانی

امرتسری رند کا اہل حدیث پر نوحہ

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے اپنی وہابی پارٹی کا جو حال ماہ رمضان میں بقلم خود اپنی شہادت سے لکھا ہے۔ وہ ناظرین فاروق کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ خدا گواہ ہے (وکفیٰ باللہ شہیداً) اس دردِ دل سے کہتا ہوں۔ جس کا پورا اظہار لفظوں میں نہیں ہو سکتا۔ میں نے اور میرے ساتھ میرے دوستوں نے ہندوستان کے سفر میں ایک بات سب جگہ پائی ہے کہ افراد اہلحدیث یک دل نہیں۔ اختلاف کہیں تو مسائل کا ہے کہیں ذاتیات کا کہیں افترات کا۔ کہیں ظنوں کا۔ کہیں توہمات کا۔ لطف یہ کہ اس اختلاف میں ایک دوسرے کی شکایت ہتک۔ دل آزاری۔ غیبت۔ نقصان دہی۔ ایذا رسانی وغیرہ۔ سب کچھ جائز۔ غرض پورا پورا نقشہ اس شعر کا ہے ؎

حرص و عداوت وحسد و کینہ وریا ؛ ایں جملہ شد حلال محبت حرام شد

ایک معمولی ذہن کا آدمی بھی جان سکتا ہے۔ کہ یہ سارے کام قطعی حرام ہیں۔ پھر واقعی اختلاف مسائل بھی ہو۔ تو اس میں بھی ان ممنوعات کا ارتکاب کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

اخوان اسلام

رمضان شریف کے مہینے میں میں نے یہ مضمون اس لئے لکھا ہے کہ یہ رحمت کا مہینہ ہے۔ شیاطین بند ہیں۔ جن کی وجہ سے طبائع میں شرارت جوش مارتی تھی۔ اس رحمت سے بہرہ یاب ہو جاؤ۔ اور خود ہی ایک دوسرے کے لئے شیطان کا کام نہ کرو۔ (اہلحدیث ۱۳ر دسمبر ۳۵ء)

عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرفتاری!

امرتسری پارسا نے "احرار کا امیر شریعت گرفتار" کی سرخی سے ایک رندانہ نوٹ لکھا ہے جو بلفظہ درج ذیل ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"جماعت احرار کو اس وقت ہر طرف مقابلہ درپیش ہے۔ سب سے بڑا مقابلہ قادیان کے ساتھ ہے۔ اس حال میں ان کے امیر کا گرفتار ہو جانا بظاہر بہت ہی دل شکن ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

مولوی عطاء اللہ شاہ (امیر شریعت جماعت احرار) کو بتاریخ ۲۲ر نومبر جب قادیان میں جانے بلکہ آئندہ سارے ضلع گورداسپور میں داخل ہونے سے حکومت نے منع کر دیا تھا تو انہوں نے اپنی تقریر میں اعلان کیا تھا کہ ہم ۶ر دسمبر کا جمعہ قادیان میں پڑھیں گے۔ چنانچہ وہ اس اعلان کے مطابق ۶ر دسمبر کو صبح کی ٹرین میں بٹالہ پھر بٹالہ سے قادیان پہنچنے کے ارادہ پر نکل پڑے۔ چونکہ یہ امتناعی حکم منسوخ نہ ہوا تھا۔ اسلئے بٹالہ سے دو میل اسٹیشن جینتی پور پر آپکو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کی گرفتاری پر پبلک ہجوم سے شاید حکومت کو کسی قسم کا خطرہ ہوگا۔ اس لئے انتظام بڑا سخت تھا۔ ضلع کے بڑی بڑی افسر اسٹیشن بٹالہ پر موجود تھے یہاں تک کہ ضلع گورداسپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ بھی موجود تھے۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ یہ کام خلاف حکم دانستہ کیا گیا ہے کیوں کیا گیا غالباً سوچ سمجھ کر قانون دانوں کے مشورہ سے کیا گیا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سطور لکھ چکے تھے۔ کہ خبر آئی۔ کہ شاہ صاحب کو چار ماہ قید کی سزا ہو گئی۔ دو سال کا خطرہ تھا۔ تخفیف سزا پر الحمد للہ!) (اہلحدیث ص۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسب دستور سابق ماہ رمضان المبارک میں فاروق کا محصول ڈاک بذمہ خریدار

۲ر جنوری ۱۹۳۶ء تک خاص رعایتی اعلان کتب!

نام کتاب	اصلی	رعائتی
تبلیغ رسالت کی چار جلدیں!		
جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ معرکۃ الآراء اشتہارات جمع کر دیئے ہیں۔ جو حضور نے صداقت اسلام اور منکرین پر اپنی صداقت کے لئے ۱۸۹۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک شائع کر کے اتمام حجت کی۔ یہ اشتہارات ایسے نایاب ہیں۔ جن کا آج دستیاب ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان سب کو بڑی تلاش کے بعد بہم پہنچا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چاروں جلدوں کی اصلی قیمت	۸ر	۴ر
التشریح الصحیح		
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جن ۲۹ الہامات پر غیر احمدی مولوی اور ان کے دام افتادہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ان کے تمام اعتراضوں کے عقلی و نقلی مکمل اور مدلل اور مفصل جوابات چند نسخے باقی ہیں قیمت	۸ر	۴ر
التنقید۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب از قلم فاضل راجیکی۔	۳ر	۱ر
صادق کلمات مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب	۴ر	۱ر
مرقع ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرت سری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔	۴ر	۲ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔ نایاب۔	۴ر	۲ر
چودھویں صدی کا یہودی۔ مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔	علیحدہ عکر	۳ر
احمدی نمبر اوّل۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم ثابت کی گئی ہے	۲ر	۱ر
بحر حقیقت۔ محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدس کے خلاف شائع ہوا تھا۔ تحقیقی جواب۔	۴ر	۲ر
تنقید صحیح۔ فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی۔ کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں ایک علی محمد باب دوسرا بہاء اللہ۔ اس	۱ر	۱ر

نام کتاب	اصلی	رعائتی
کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے۔ جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نیز بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ عجیب ہے۔	۸ر	۳ر
اذہاق الباطل۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے۔	۲ر	۱ر
تاریخ پیدائش و ہجرت جہات کے متعلق یہ رسالہ جسنے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ اب چوتھی دفعہ طبع کرایا گیا ہے ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔	۲ر	۱ر
ویدک توحید کا آئینہ۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ رد آریہ سماج کیلئے۔	۲ر	۱ر
دہرمپال کا کچا چٹھا۔ قابل دید ہے	۱ر	۰ر
اظہار الحق۔ ایک احمدی لڑکے کا نکاح ایک غیر احمدی عورت سے ہوا تھا۔ اس کا مقدمہ لمبے عرصہ تک ریاست بہاولپور میں رہا ہے۔ اس مقدمہ میں جو تحریری بیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام کتاب	اصلی	رعایتی
احمدیوں کے مسلمان ہونے کا اور مخالف فریق کے پیش کردہ وجوہات کفر کی تردید کا مکمل طور پر عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس نام سے شائع ہوا ہے۔ ہر احمدی کے مطالعہ کے قابل ہے۔	۱۲ر	۸ر
مشین گن۔ رد آریہ مذہب میں لاجواب کتاب النعامی دو سو روپیہ۔	۴ر	۳ر
بطالوی کا انجام۔ مولوی محمد حسین بطالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا حرف بحرف پورا ہونا محمد حسین متوفی کی قلم سے اس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ جو قابل دید ہے۔	۵ر	۲ر
تجلیات رحمانیہ۔ مولوی ثناء اللہ کے رسالہ شہادات مرزا وغیرہ کا قابل دید جواب از قلم مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری	۶ر	۳ر
آئینہ حق نماء جواب مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مایہ ناز رسالہ الہامات		
الہامات مرزا! مرزا کا مکمل مفصل۔ مدلل جواب جو خلافت اول کے زمانہ میں طبع ہوا۔ ۳۰۰ صفحہ کی بڑی ضخیم کتاب ہے۔ افسوس کہ اس کا ٹائٹل پھٹ گیا ہے۔ رعایتی قیمت بغیر ٹائٹل کے		
پیغام نمبر۔ پیغامیوں نے جو پچھلے دنوں ایک فتنہ اٹھایا تھا۔ اس کی تمام روئداد مکمل دو نمبروں میں۔ جس میں مباہلہ کی دعوت تھی۔	۲ر	۱ر
بلعم ثانی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرتد کی پیشگوئی کی لاجواب اور مکمل تردید	۴ر	۲ر
فتنہ احرار اور گورنمنٹ۔ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چار تاریخی خطبے جو حضور نے اول اول فرمائے تھے۔ معہ واقعات احراری کانفرنس قادیان	۴ر	۱ر
خلافت محمود و مصلح موعود۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے رسالہ المصلح الموعود کا قابل دید جواب۔	۸ر	۴ر
مباحثہ مونگیر۔ صوبہ بہار میں جو غیر احمدیوں سے عظیم الشان مباحثہ ہوا تھا۔ قابل دید	۸ر	۳ر
تنبیہ زباندراز رد آریہ۔	۱ر	۰ر
رسالہ گوشت خوری رد آریہ۔	۲ر	۰ر
مسلمان کا پیغام سکھ صاحبوں کے نام	۲ر	۰ر
تحفہ مستریان مستریان مباہلہ کے واقعات صحیحہ اور ان کی درخواست مباہلہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور قرآن و حدیث اور شواہد و نظاہر سے ناقابل تردید جواب	۵ر	۲ر
حمائل شریف معرا۔ بلا ترجمہ خوشخط موزون تقطیع۔	۸ر	۴ر
حمائل شریف مترجم۔ نہایت خوشخط ترجمہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔	۴ر	۴ر
حمائل شریف مترجم۔ جیبی تقطیع ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ	۴ر	۴ر

خریداری فاروق کیلئے
خاص رعایت

جو دوست ماہ رمضان المبارک میں اخبار فاروق کی خریداری منظور کرینگے۔ ان کو مندرجہ ذیل کتابوں میں سے سالانہ خریداری کے لئے دو روپیہ کی اور ششماہی کے خریدار کو ایک روپیہ کی حسب پسند کتابیں مفت انعام دیجائیں گی۔ درخواست خریداری آنے پر انعامی کتابیں اخبار کے چندہ کے متعلق بذریعہ وی پی ارسال ہونگی۔ جن کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ اخبار فاروق قادیان سے مہینے میں چار بار نکلتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ صرف چار روپیہ اور ششماہی دو روپیہ ہے۔ احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ انعامی کتابیں یہ ہیں۔

(۱) تبلیغ رسالت جلد ہفتم ۱۲ر جلد ہشتم ۴ر
بطالوی کا انجام ۵ر تجلیات رحمانیہ ۶ر
چھوت کا بھوت ۲ر تحفہ مستریان مباہلہ ۵ر
تنقید صحیح بابی مذہب کے رد میں ۸ر ویدک توحید ۲ر
مسلمان کا پیغام ۲ر تنبیہ زباندراز ۱ر
دہرمپال کا چھٹا ر مباحثہ مونگیر وفات مسیح پر غیر احمدیوں سے مباحثہ ۴ر رد ثناء اللہ مرقع ثنائی ۴ر صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۴ر اذہاق الباطل پیغامیوں کا رد ۲ر التنقید۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کو جواب ۳ر

ان کتابوں میں سے فاروق کی سالانہ خریداری کے لئے دو روپیہ کی اور ششماہی خریداری کے لئے ایک روپیہ کی کتابیں پسند کر کے درخواست خریداری پتہ ذیل پر ارسال کریں۔ یا جلسہ سالانہ پر دستی آکر لے لیں

منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اشتہاری موقعہ
یہ نایاب کتاب
تعریفات ۔۔۔ بانیہ جواب ۔۔۔ عشرہ کاملہ کا صرف ایک کاپی
باقی ۔۔۔ خاص خاص ۔۔۔ تعلق اس کو خریدنا چاہیں نور فرقان
تعریف عام ۔۔۔ جلد خریدیں
والسلام